خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
23- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 264 | جمعرات 29 جمادی الثانی-1416ھ' 23 نبوت 1374ھش' 23-نومبر 1995ء

گناہ صغائر ہوں یا کبائر مواخذہ ضرور ہوتا ہے

گناہوں کے مواخذہ کے متعلق یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا سنت اللہ میں یہ داخل ہے یا نہیں؟ وہ ہمیشہ سے مواخذہ کرتا آیا ہے۔ گناہ خواہ از قسم صغائر ہوں یا کبائر' اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔ اور انسان خود اپنی فطرت پر غور کرے کہ کیا وہ اپنے ماتحتوں اور متعلقین سے کوئی مواخذہ کرتا ہے یا نہیں۔ جب ان سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور وہ کوئی خطا کرتے ہیں۔ یہ فطرتی نقش اس بات پر ایک حجت اور گواہ ہے اور یہ بات کہ شرک کو نہیں بخشتا۔ اگر ایک ایک گناہ پر یہ سوال ہو تو پھر بہت بڑی وسعت دے کر اس سوال کو یوں کہنا پڑے گا کہ وہ ہر قسم کے گناہ کیوں معاف نہیں کرتا۔ سزا دیتا ہی کیوں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ (صاحب ایمان) کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے (-) کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 220)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم میاں شاہد احمد نون صاحب ابن مکرم میاں محمد قاسم نون صاحب آف ہلال پور حال نون ہاؤس دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ منصورہ زبیر صاحبہ بنت مکرم میاں محمد زبیر نون (وفات یافتہ) ساکن ہلال پور مورخہ 95-11-14 کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الذکر ہلال پور میں بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ مکرم میاں محمد زبیر صاحب نون محترم عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا کے بھانجے ہیں اور شاہد احمد نون صاحب مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کے بھانجے ہیں۔ 17 نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی قیادت میں بارات ربوہ سے ہلال پور پہنچی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے دعا کروائی اگلے روز "نون ہاؤس" دارالعلوم غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

مقابلہ جات 1995ء میں نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے طلباء کی شاندار کارکردگی

○ نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء اس سال بھی ڈسٹرکٹ مقابلہ جات میں تیسری بار حصہ لے کر مندرجہ ذیل پوزیشن کے لئے مستحق قرار پائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی ہمارے طلباء کو علمی' ادبی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بیڈمنٹن سنگل: اعجاز احمد طاہر دوم ضلعی مقابلہ جات

بیڈمنٹن ڈبل: اعجاز احمد طاہر- مرزا وجاہت نعمان بیگ دوم ضلعی مقابلہ جات

ٹیبل ٹینس سنگل عطاء القدوس عمر دوم ضلعی مقابلہ جات

ٹیبل ٹینس ڈبل عطاء القدوس عمر- مرزا حارث احمد دوم ضلعی مقابلہ جات

اردو مباحثہ منور احمد ناصر دوم ضلعی مقابلہ جات

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر دعا بھی ممکن نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ فرما جو (کلام الٰہی) کے بیان کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کے بعد کوئی ابتلا نہیں آئیں گے۔ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما جو ایمان لائے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ ابتلاؤں کا راستہ ہے اور یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہوئے کہ اے خدا! اب وہ ابتلاء ہم پر ڈال لیکن یہ رحم فرما کہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم فرما۔ ان ابتلاؤں سے زندہ سلامت گزار دے اور پھر ہم تیرے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے ان ابتلاؤں کے دور سے نکلیں۔ پس.......(ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی دیکھیں کتنی ضرورت تھی' شروع میں ہی خدا سے یہ التجا کرنے کی ضرورت تھی کہ عبادت تو تیری ہی کرتے ہیں اور کسی اور کی نہیں کرتے۔ تیری کرنا چاہتے ہیں کسی اور کی نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اے خدا! بہت مشکل رستہ ہے تیری مدد کے بغیر ہم وہ دعا بھی نہیں کر سکتے جو دعا تو ہمیں سکھا رہا ہے اور ابھی آنے والی ہے۔ پس......... (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کا یہ پہلو (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور اس کا مطلب یہ بنے گا کہ اے خدا! ہمیں اس سچی دعا کی توفیق عطا فرما دے اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ اس سارے مضمون کو (کلام الٰہی) کے بیان کی روشنی میں پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں تو یہ دعا بہت مشکل اور مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ بہت سے ایسے مقام آتے ہیں کہ جب انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ ڈر جاتا ہے اور اسے اس دعا کی

باقی صفحہ 7 پر

بد عادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کر دو۔ ان مقامات کو ترک کر دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23- نبوت 1374 ھش 23 - نومبر 1995ء

دعا اور خدا سے محبت

ہر مذہب میں دعا کا تصور پایا جاتا ہے۔ اور اس تصور کی بنیاد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور خدا تعالیٰ انسانوں کی دعائیں سنتا ہے کبھی انسان عام حالات میں اور کبھی اضطراری حالت میں دعا کرتا ہے۔ جو لوگ عام طور پر عام حالات میں دعائیں نہیں کرتے۔ وہ بھی اضطراری حالت میں خدا تعالیٰ کو پکارنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ جو لوگ بظاہر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے ان پر بھی جب کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے اور وہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو عین فطرتی بات ہے۔ تو وہ خدا ہی کو پکارتے ہیں۔ یہ پکارنا ہی دعا کرنا ہے۔ لیکن دہریوں کے علاوہ باقی لوگ اکثر دعا کرتے ہیں۔ سوچ سمجھے اور بعض اوقات بن سوچے بھی۔ لیکن یہ تصور انسان پر اتنا حاوی ہے کہ وہ دعا ضرور کرتا ہے اور یہ اس لئے حاوی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے۔ جیسا کہ وہ واقعی انتہائی کمزور ہے۔ اور وہ کسی طاقت ور کا ہاتھ پکڑنا چاہتا ہے۔ اور اپنے دل ہی دل میں یہ بات جانتا ہے کہ سب سے طاقت ور خدا تعالیٰ ہے۔ اس لئے وہ اسی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چونکہ اس کی اکثر دعائیں قبول بھی ہو جاتی ہیں۔ یعنی بظاہر اسے صاف نظر آتا ہے کہ یہ دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ دعا کرنے پر مائل رہتا ہے۔ اور دعا کرتا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض دعاؤں کے متعلق اسے یہ احساس پیدا ہو کہ وہ قبول نہیں ہوئیں لیکن اس کے باوجود۔ کیونکہ ایسی دعائیں کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر وہی دعائیں ہیں جو ہم عام طور پر کرتے ہیں اور عام طور پر قبول ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا قبول ہونا ہمیں نظر بھی آتا ہے۔ اس لئے انسان دعاؤں پر یقین رکھتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ چاہتا یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں۔

دعا کرنا انسان کا کام ہے اور قبول کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔ قبول کرتا ہے تو کس طرح قبول کرتا ہے۔ اور انسان کی تسلی کا سامان پیدا کرتا ہے یا نہیں۔ کرتا تو وہ سامان کس طرح پیدا کرتا ہے۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔" یعنی قبول کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا تو کی جاتی ہے یہ ہمارے اپنے جذبے کا ایک اظہار ہے۔ اس کو قبول کروانا ایک اور جذبہ مانگتا ہے۔ اور وہ ہے محبت کا جذبہ اگر ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت ہو۔ اگر ہم حقیقی طور پر اس کے احکام کی پیروی کرتے ہوں۔ اور اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوں۔ تو وہ ہماری دعائیں زیادہ سنتا ہے۔ بلکہ بہت زیادہ سنتا ہے۔ ایسی دعائیں جن کے متعلق عام طور پر یہ کہا جائے کہ قبول نہیں ہوئیں ان کے متعلق بھی ہمیں اطمینان بخش دیتا ہے یہ کسی اور رنگ میں قبول ہو گئی ہیں گویا کہ کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص اس سے محبت کرتا ہے اس کی ساری دعائیں سنی جاتی ہیں۔ کچھ اس طرح کہ اسے خود معلوم ہو کہ سنی گئیں اور کچھ اس طرح کہ سنی تو جاتی ہیں اگرچہ پتہ نہیں چلتا کہ کس طرح سنی گئی ہیں۔ لیکن اطمینانِ قلب حاصل ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑی چیز ہے۔

تاروں کو توڑ لاؤں یہ ممکن نہیں مگر
ذرّوں کو تابناک بنانے کا عزم ہے
تاریکیوں میں ڈوب گیا ہے مرا وطن
ہر سمت اِک چراغ جلانے کا عزم ہے

ابوالاقبال

کلامِ گوہر

وہ بھی کیا دن تھے طبیعت عشق کی حامل نہ تھی
حسن تھے پیشِ نظر لیکن ادھر مائل نہ تھی

دلفریبی کی ادائیں سامنے رقصاں رہیں
یہ نگاہِ شوق اس جُھرمٹ میں بھی شامل نہ تھی

سادہ دل معصومیت کے رنگ میں رنگین تھا
کوئی وجہِ انتشار و اضطرابِ دل نہ تھی

دل میں ارماں تھے نہ جوشِ جُستجوئے حسن تھا
تھی تمنّا بے طلب اور آرزو سائل نہ تھی

خون میں گرمی بڑھی اُبھرا شبابِ زندگی
پھر تلاشِ حُسن دم بھر کے لئے غافل نہ تھی

آئے طوفانِ حوادث بحرِ ہستی میں بہت
ان کی موجوں کے لئے پابندئ ساحل نہ تھی

تھیں شب غم ظلمتیں دل پر مرے چھائی ہوئیں
کچھ بھی تسکیں میری تجھ سے اے مہ کامل نہ تھی

اے نگاہِ شوق تھا یہ تیری ہمّت کا قصور
وہ نقابِ حسن تیری راہ میں حائل نہ تھی

جس قدر قربت بڑھی حسنِ ازل بڑھتا گیا
جس کو میں سمجھا تھا وہ بھی آخری منزل نہ تھی

امتحاں لینا تھا شوقِ دیدِ مجنوں کا اُسے
ورنہ لیلیٰ دشت میں پردہ کشِ محمل نہ تھی

کھچ کے ساری جان چشمِ شوق میں آ ہی رہی
یہ زبانِ خشک میری ترجمانِ دل نہ تھی

دور ہی سے جذبِ دل نے کہہ دیا سب دردِ دل
کیا ہوا گر بزم میں قُربت مجھے حاصل نہ تھی

تھا بگولے کی طرح گردش میں گوہر رات دن
زندگی جب تک فدائے مرشدِ کامل نہ تھی

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

فارسی منظوم کلام

آتش افتاد است در رختشن بخیزید اے یلاں
دیدنش از دُور کارِ مردم دیندار نیست

اے جوانمردو اٹھو اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی ہے۔ دین داروں کا یہ کام نہیں کہ اسے دور سے دیکھتے رہیں۔

ہر زماں از بہردیں در خوں دلِ من می تپد
محرمِ ایں دردِ ما جُز عالمِ اسرار نیست

میرا دل دین کی خاطر ہر وقت خون میں تڑپ رہا ہے ہمارے اس درد کا واقف خدا کے سوا اور کوئی نہیں۔

آنچہ بر ما می رَود از غم کہ داند جُز خدا
زہر مے نوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست

غم جو ہم پر گذر رہا ہے اسے خدا کے سوا کون جان سکتا ہے ہم زہر پی رہے ہیں لیکن بولنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

ہر کسے غمخواریٔ اہل و اقارب مے کند
اے دریغ ایں بیکسے راہیچ کس غمخوار نیست

ہر شخص اپنے اہل عیال کی غمخواری کرتا ہے مگر افسوس کہ دین بیکس کا کوئی غمخوار نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ دین کے لئے مددگاروں کی اس طرح ضرورت ہے جس طرح کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اسے بجھائے۔ یہ بات کسی صورت بھی مناسب نہیں کہ لوگ دور کھڑے دیکھتے رہیں۔ اور جسے آگ لگی ہو وہ جلتا رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میرا دل دین کی حالت دیکھ کر ہر لحہ خون میں تڑپ رہا ہے۔ اور جو دین کی ناگفتہ بہ حالت سے مجھے تکلیف ہے اسے میرے خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کو دین کا درد ہو تو اس کی ذرا سی خرابی محالات پر بھی وہ تڑپ اٹھتا ہے لیکن اگر دین کی یہ حالت ہو کہ گویا اس کے کپڑے میں آگ لگی ہوئی ہے۔ تو دل کو کسی طرح چین نہیں آسکتا۔ اور انسان نہ صرف خود اس آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس کام کے لئے بلاتا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا دل اس قدر غمگین ہے کہ عام انسان اسے سمجھ ہی نہیں سکتا صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم دین کی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے اس قدر غمگین ہیں۔ ہم میں بولنے کی بھی طاقت نہیں رہی۔ یوں لگتا ہے کہ ہم زہر کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ دوسروں کو اس امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل وعیال کی غمخواری تو ہر شخص کرتا ہے اس کی دیکھ بھال کرتا ہے اس کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہے اگر وہ کسی تکلیف میں ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ دین جو اس وقت بے کسی کی حالت میں ہے اسے کوئی غمخوار نہیں مل رہا۔ کوئی ایسے لوگ آگے نہیں آرہے جو دین کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اسے ذرا سی بھی زک پہنچے تو ہمارے دل خون ہو جائیں اور ہمارا غم انتہا کو پہنچ جائے اور یوں لگے گویا ہم زہر کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے بد اثرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔ یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے متعلق مزید کہتی ہیں:۔

خدمت دین شادی کے بعد 23 سال تک آپ کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ آپ نے اپنی زندگی دینی کام سرانجام دینے' خواتین کی تنظیم کرنے' اور ان میں بیداری پیدا کرنے کے لئے وقف کر دی۔ اور خدمت دین کو اپنا مقصد حیات بنا لیا تھا۔ سلسلے کے کاموں میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں یہاں تک کہ اپنی صحت کا بھی خیال نہیں رہتا تھا۔ پہلے بچے کی پیدائش کے بعد پیٹ کی تکلیف سے بیمار رہتی تھیں لیکن اپنے دینی فرائض ادا کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں اور کبھی تھکان کا اظہار نہ کیا اپنے پاکیزہ شوہر کی اعانت کے لئے ہر دم تیار۔ اور ان کے ادنیٰ سے اشارے پر جان بھی قربان کر دینے کا عزم و حوصلہ رکھتی تھیں اور اپنے مجازی خدا کی اطاعت و خوشنودی میں سب دکھ درد بھول جانے والی تھیں۔ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی نازک موقعہ آتا میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کر سکتا تھا۔ ان کی نسوانی کمزوری اس وقت دب جاتی۔ چہرے پر استقلال اور عزم کے آثار پائے جاتے اور دیکھنے والا کہہ سکتا تھا کہ اب موت یا کامیابی کے سوا اس عورت کے سامنے کوئی تیسری چیز نہیں ہے۔ یہ مرجائے گی مگر کام سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ ضرورت کے وقت راتوں میری اس محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ اور تھکان کی شکایت نہیں کی۔ انہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوتا تھا کہ یہ سلسلے کا کام ہے۔ یا سلسلہ کے لئے کوئی خطرہ یا بدنامی ہے۔ اور وہ شیرنی کی طرح لپک کر کھڑی ہو جاتیں اور بھول جاتیں اپنے آپ کو۔ بھول جاتیں کھانے پینے کو۔ بھول جاتیں اپنے بچوں کو۔ بلکہ بھول جاتی تھیں مجھ کو بھی۔ اور انہیں صرف وہ کام ہی یاد رہ جاتا تھا اور اس کے بعد جب کام ختم ہو جاتا تو وہ ہوتیں یا گرم پانی کی بوتلیں۔ جن پر لیٹی ہوئی اس طرح وہ اپنے درد کرنے والے جسم کو ڈھاپنے ہوئے لیٹ جاتیں کہ دیکھنا والا سمجھتا تھا کہ یہ عورت ابھی کوئی بڑا اپریشن کروا کر ہسپتال سے آئی ہے اور وہ کام ان کے بیمار جسم کے لئے واقع میں بڑا اپریشن ہی ہوتا تھا۔"

لجنہ کی خدمت لجنہ کے قیام کے بعد آپ کئی عہدوں پر فائز رہیں۔ 1931ء میں حضرت سیدہ سارہ بیگم کی تعلیمی مصروفیات کی بناء پر سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ 1933ء میں باقاعدہ سیکرٹری لجنہ مقرر ہوئیں۔ 2 19ء میں لجنہ اماء اللہ کی صدر مقرر ہوئیں اور آپ نے لجنہ کے کاموں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ جلسہ اور چندوں کا احسن طور پر انتظام فرماتیں۔ حضرت صاحب کی طرف سے یا جماعتی طور پر جو تحریک ہوتی۔ انتہائی جوش اخلاص اور دن رات جدوجہد کر کے مستورات تک پہنچاتیں۔ خدمت دین حق کی دوڑ میں کام پر اس طرح چھا جاتی تھیں کہ دوسرے کے لئے بہت کم موقعہ رہ جاتا۔ جب آپ سیکرٹری تھیں اس وقت بھی اور جب آپ صدر لجنہ بنیں۔ اتنی محنت سے کام کیا کہ وہی عہدہ اہم ہو گیا۔

مہمان مستورات کی خاطر و مدارات اور جلسوں کے انتظامات میں دن رات کام کیا۔ جلسوں میں تقاریر بھی فرماتی تھیں۔ آپ اپنے ساتھ کام کرنے والی کارکنات کو محبت اور شوق سے اپنے ساتھ لگائے رکھتیں۔ لجنہ کی ایک کارکن نے ایک مرتبہ اپنی بیماری کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے کام سے چھٹی کی درخواست کی۔ تو فرمایا چھٹی لے کر کیا کرنا ہے۔ جس قدر کام ہو سکتا ہے کرتی جاؤ۔ میں نے تو یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ عورتوں کو صرف چالیس دنوں کی چھٹی دینی ہے (یعنی ایام زچگی کے لئے) جس تاریخ سے چاہیں وہ اپنی چھٹی شروع کرالیں۔ اس سے زیادہ کوئی مجبوری قابل قبول نہیں۔

حقیقت میں خود اس سے بھی بڑھ کر شوق۔ محبت اور خدا (۔) کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ترقی کر کے خدمت دین کرتی تھیں۔ اس لئے کارکنات اس حساس اور دردمند دل رکھنے والی ہستی کے ساتھ خوشی سے کام کرتی تھیں انتہائی بیماری کی حالت میں بھی بستر پر ربڑ کی گرم بوتلوں کے درمیان لیٹے ہوئے بھی انتظامات کی جدوجہد جاری رہتی۔

آپ جو بھی کام کرتیں اس کے ہر حصے پر ذاتی توجہ دیتیں حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

"انتہائی کم وقت کے باوجود ذاتی دلچسپی اور توجہ سے آپ نے لجنہ کا جھنڈا تیار کروا دیا۔ اور جلسہ کے موقعہ پر لہرایا۔ لوائے احمدیت کی تیاری کے لئے رفیقات سے سوت کتوا کر وقت پر بھجوانا آپ کا اہم کام تھا۔"

اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب معبود مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سفر کی روئداد

دوسری بار آپ (مولانا نذیر احمد صاحب علی) یکم فروری 1936ء کو مع مولوی نذیر احمد صاحب مبشر روانہ ہوئے- الفضل میں مرقوم ہے کہ قادیان 2- فروری- کل یکم فروری کو دو بجے کی گاڑی سے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بمع مرزا بشیر احمد ایم- اے- چوہدری فتح محمد صاحب سیال عبدالمغنی صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور بابو فضل احمد صاحب سندھ کے سفر پر روانہ ہوئے- اسی موقعہ پر حسب ذیل مربی مختلف ممالک کے لئے عازم سفر ہوئے- مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن کے لئے شیخ نذیر احمد صاحب یعنی مولوی شیخ نذیر احمد علی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی مغربی افریقہ کے لئے- مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری جاوا کے لئے- (نظارت اصلاح و ارشاد) کی طرف سے اور میاں محمد شریف صاحب، عزیز احمد صاحب بعض اور ممالک کے لئے-

اس موقعہ پر سٹیشن کے اندر اور باہر ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا- مجاہدین کو ہار پہنائے گئے- گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت امام جماعت الثانی نے سب سے معانقہ فرمایا اور پھر تمام مجمع سمیت دعا فرمائی- اور گاڑی نعروں میں روانہ ہو گئی- معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نے گاڑی میں تمام مربیوں کو ان کے مناسب حال ضروری ہدایات لکھائیں-

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ان مجاہدین کے سفر قادیان تا مصر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں-

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اسی گاڑی سے حضرت امام جماعت الثانی اپنے خدام سے معانقہ کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے کے بعد سندھ کو روانہ ہوئے- بٹالہ سے امر تسر تک حضرت صاحب نے یکے بعد دیگرے ہر ایک مربی کو علیحدہ علیحدہ ہدایات لکھوائیں اور ہمیں یہ بجا فخر حاصل ہے کہ ہم نے دعوت الی اللہ کی مہم پر جاتے ہوئے حضرت صاحب کی معیت میں اسی مقام تک سفر کیا جس میں جنگ مقدس کا عظیم الشان معرکہ ہوا-

2- فروری کو صبح دس بجے ہم امر تسر سے بمبئی کی ایکسپریس میں سوار ہوئے- جماعت امر تسر کے احباب نے سٹیشن پر ایک لمبی دعا کے بعد الوداع کہی- اس کے بعد جالندھر شہر- جالندھر چھاؤنی- لدھیانہ- انبالہ چھاؤنی اور سہارنپور وغیرہ اسٹیشنوں کے احباب جماعت ملتے رہے اور ہر ایک جماعت نے نہایت خلوص اور محبت کا اظہار کیا- اور دعا کے بعد خدا حافظ کہا-

میں اپنی محترمہ بہن ام رشید مسعودہ بیگم کے اخلاص کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے دوسری احمدی بہنوں سمیت جالندھر چھاؤنی کے سٹیشن پر حاضر ہو کر الوداع کہی اور کھانا پیش کیا اور بذریعہ تحریر اپنی دلی محبت اور پاک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ میں ایک مجاہد اور مربی کو اپنے حقیقی بھائیوں سے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں-

شام کو دس بجے جماعت احمدیہ شہر دہلی و نئی دہلی کے احباب سٹیشن پر موجود تھے- رات دہلی ٹھہرے- دوسرے روز چار بجے شام ہمارے رفیق سفر مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری اور ملک عزیز احمد صاحب کنجاہی کلکتہ کو روانہ ہو گئے اور ہم چھ بجے شام گرینڈ ٹرنک مدراس ایکسپریس میں سوار ہوئے- دہلی کا سٹیشن اس وقت اخوت و محبت کا ایک عجیب منظر دکھا رہا تھا- جماعت کے دوسرے دوستوں کے علاوہ سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب باوجود اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے- خان بہادر چوہدری نعمت اللہ خان صاحب سیشن جج دہلی بھی اپنے بھائیوں کو خدا حافظ کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے جماعت نے روانگی سے پہلے دوستوں سمیت فوٹو لیا- اور جناب سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تمام دوستوں سمیت دعا کی- اللہ تعالیٰ ہمیں ظفر و کامیابی کی نعمت سے متمتع فرمائے-

دہلی سے روانہ ہو کر پانچ فروری کو دو بجے صبح ہماری ٹرین سکندر آباد پہنچی سٹیشن پر ہمارے مجسم اخلاص بزرگ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور سیٹھ غلام غوث صاحب بمع اپنے صاحبزادوں کے اور جناب شیخ عرفانی صاحب اور جماعت کے دیگر احباب اپنے ہاتھوں میں قد آدم ہار لئے ہوئے موجود تھے- دو روز سکندر آباد اور حیدر آباد میں قیام رہا- پانچ فروری کو ساڑھے سات بجے احمدیہ جوبلی ہال میں جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت نے ایڈریس دیا- جس کا جواب خاکسار نے دیا- ہم اپنے عزیز بھائی محمد اعظم صاحب اور بھائی محمد دین صاحب تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں حیدر آباد کے تمام قابل دید مقامات دکھلائے- چھ فروری سات بجے شام حیدر آباد سٹیشن پر تمام جماعت نے ہماری کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے الواداع کہی-

سات فروری کو ساڑھے سات بجے شام مدراس پہنچے- جناب پروفیسر محمد صاحب ایم- اے- سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے- اپنے مکان پر لے گئے اس کے بعد مدراس کے مشہور قابل دید مقامات اور مناظر دکھائے- تھوما حواری کی قبر پر جو گرجا بنا ہوا ہے وہ بھی دیکھا- شام کو آٹھ بجے جب ان کے مکان سے موٹر چلنے لگی تو آپ کی خورد سال صاحبزادیوں نے (اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے) خدا حافظ کہا اور ساڑھے نو بجے مدراس سے سوار ہو کر 10- فروری کو صبح سات بجے کولمبو پورٹ پہنچے- پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیلون اور جنرل سیکرٹری اور دیگر احباب سٹیشن پر اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کے لئے موجود تھے- کولمبو میں ہم دو روز ٹھہرے- سیلون ٹائمز میں جماعت کے جنرل سیکرٹری زین الدین صاحب نے ہماری تقاریر کا اعلان کرایا چنانچہ مولوی نذیر احمد علی صاحب اور میں نے تقریریں کیں- بارہ کو موصوف نے پورٹ کے کنارے جماعت کی طرف سے سپاس نامہ پڑھا- جماعت نے محبت و اخلاص کا مظاہرہ کیا اور شام کو ہم بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے-

(الفضل 36-3-28)

نظارت تعلیم

فائن آرٹس

فائن آرٹس کے شعبہ کو اختیار کرنے والے طلباء وطالبات گرافک ڈیزائن- ٹیکسٹائل ڈیزائن انٹیریئر ڈیزائن Sculpture پرنٹ میکنگ وغیرہ جیسے مضامین میں تعلیم حاصل کرتے ہیں- ان مختلف مضامین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ طلبہ تو پیشہ ورانہ زندگی میں اپنے ذاتی کاروبار سے آغاز کرتے ہیں- چند طلبہ انٹیریئر ڈریس اور فرنیچر ڈیزائن کرنے والے کاروباری مراکز سے منسلک ہو جاتے ہیں- اس کے علاوہ کچھ طلبہ سیکورٹی پرنٹنگ پریس اور محکمہ ڈاک کے شعبہ ڈیزائن سے منسلک ہو جاتے ہیں- اس کے علاوہ طلبہ جو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد تدریس سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ مختلف آرٹ کے اداروں میں بحیثیت ٹیچر/انسٹرکٹر کے شمولیت اختیار کر لیتے ہیں- کچھ طلبہ کیلیگرافی کا شعبہ اپناتے ہیں اور مختلف مواقع پر اپنی نمائش کا اہتمام بھی کرتے ہیں- جو طلبہ پینٹنگ اور Sculpture میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اندرون اور بیرون ملک مختلف گیلریوں میں نمائش کا اہتمام کرواتے ہیں-

وہ احمدی مرد و خواتین جنہوں نے فائن آرٹس میں تعلیم حاصل کی ہو اور عملی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں- وہ بذریعہ M.T.A اپنے شعبوں کے بارے میں تفصیل سے مختلف پروگرامز کے ذریعہ تعلیم دے سکتے ہیں- اور اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہو گی تاکہ دیکھنے والے ناظرین کو مضمون کی تھیوری اور پریکٹیکل دونوں کے بارے میں مکمل معلومات پہنچائی جا سکیں- اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے ذریعہ بھی ایسے مضامین کے بارے میں کورسز کروائے جا سکتے ہیں-

پاکستان کے وہ چند ادارے جہان پر فائن آرٹس کی تعلیم دی جاتی ہے کے بارے میں تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے:-

(1) لاہور (A) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 3 سالہ BFA پینٹنگ اور گرافک ڈیزائن کروایا جاتا ہے اور اس میں داخلہ کی بنیاد میں انٹرمیڈیٹ (فائن آرٹس بطور اختیاری مضمون) ہونا ضروری ہے BFA کرنے کے بعد ایم اے فائن آرٹس ایک سالہ کورس ہے- وہ طلبہ جنہوں نے B.A میں فائن آرٹس بطور اختیاری مضمون لیا ہو وہ دو سالہ M.A فائن آرٹس میں داخلہ لے سکتے ہیں-

(B) نیشنل کالج آف آرٹس (N.C.A) میں کروائے جانے والے کورسز کی تفصیل اور ان کی مدت اس طرح سے ہے:-

(1) چار سالہ فائن آرٹس (2) چار سالہ ڈیزائننگ (3) پانچ سالہ آرکیٹیکچر طلبہ کا کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا ضروری ہے- فائن آرٹس اور ڈیزائننگ میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ کو انگریزی اور فری ہینڈ ڈرائنگ کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے- آرکیٹیکچر میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ کو انگریزی- فری ہینڈ ڈرائنگ اور میتھ کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے- فائن آرٹس کے طلبہ آخری تعلیمی سال میں پرنٹ میکنگ Sculpture پرنٹنگ وغیرہ میں سپشلائزیشن کرتے ہیں-

(C) اس کے علاوہ چند ایک پرائیویٹ ادارے ہیں جہاں پر پینٹنگ اور فری ہینڈ ڈرائنگ سکھائی جاتی ہے- تاکہ طلبہ کو مختلف فائن آرٹس کے اداروں میں داخلہ میں دشواری پیش نہ آئے- ان میں الحمراء آرٹ سینٹر خاصی شہرت رکھتا ہے اور اس کے علاوہ چند ایک مقامی کالجز میں بھی فائن آرٹس کو بطور اختیاری مضمون پڑھایا جاتا ہے-

(2) **کراچی** کراچی میں باقاعدہ طور پر کالج اور یونیورسٹی لیول پر ہر مضمون نہیں پڑھایا جاتا چند ایک پرائیویٹ اداروں کے بارے میں مختصر تفصیل دی جا رہی ہے:-

(A) **رابعہ زبیری کراچی سکول آف آرٹس** یہاں پر فائن آرٹس- گرافک ڈیزائن اور Sculpture میں چار سالہ ڈپلومہ اور ایک سرٹیفکیٹ کورس کروایا جاتا ہے- اس کے لئے کم از کم میٹرک ہونا لازمی ہے-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگاں

مکرم میاں احمد منصور صاحب

نذر حسین

اہل علم و خرد کا قول ہے کہ جواں سال موت ایک قیامت ہے۔ اگر یہ قول حقیقتاً سچ پر مبنی ہے تو میاں احمد منصور صاحب ابن میاں ناصر علی صاحب کی وفات ان کے بزرگ والد بھائیوں اور بہنوں و دیگر لواحقین کے لئے واقعی قیامت سے کم نہ تھی۔ میاں احمد منصور عین عالم شباب میں تو اس جہاں سے رخصت نہ ہوئے آپ شادی شدہ تھے اور تین بچوں کے باپ لیکن جوان سال تھے ابھی ادھیڑ عمر کے ضعف و نقاہت سے کافی دور تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صاحب علم۔ صاحب دولت وحشمت۔ تندرست و توانا۔ ایک اچھے انسان' بہت سی اچھائیوں کے مالک تھے۔ آپ کی پیدائش کے تھوڑے عرصہ بعد آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی پرورش و نگہداشت کا مسئلہ آپ کے والد بزرگوار نے اس طرح حل کرنا مناسب سمجھا کہ آپ کو آپ کے ننھیال کے حوالے کر دیا آپ کا بچپن آپ کے ننھیال کی سپردگی اور دیکھ بھال میں گزرا۔ پھر تعلیمی دور شروع ہوا اور آپ نے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد محکمہ مال کے مجوزہ امتحانات اور کڑے و پیچ دار ٹیسٹ پاس کئے اور نائب تحصیلدار کی حیثیت سے دنیا کے کاروبار میں داخل ہوئے۔ محکمہ مال میں ملازم تھے لیکن مال کو جمع کرنا آپ کی فطرت و پسندیدگی میں نہ تھا۔ آپ اردو زبان سے بہت ہی شغف رکھتے تھے اور بعض مستند اساتذہ کا شعری مجموعہ آپ کو ازبر تھا۔ مجلسی آدمی تھے۔ آپ کے پاس پروانوں کی طرح علم دوست حضرات کا اجتماع ہوتا اور وہ آپ کے علم اللسان۔ و دیگر معلومات عامہ سے مستفیض ہی نہیں محظوظ بھی ہوتے۔ جس محفل میں میاں احمد منصور صاحب ہوتے وہی اس محفل کے سردار ہوتے اور سامعین و حاضرین کی توجہ کا مرکز۔ بڑے وسیع حوصلہ بلند پایہ انسان تھے۔ فیاض اور غریب پرور آپ کے در سے کبھی کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ لوٹا۔ آپ کے ہاں ایک ملازم جو آپ کا آبائی ملازم تھا موجود رہتا اور وہ آپ کے جملہ خصائل و عادات سے واقف تھا اس لئے سائل کو تکرار کی ضرورت ہی نہ ہوتی یہ ملازم حسب توفیق و حالات درپیش کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب کی تسلی کر دیتا۔ میاں صاحب بہت سخی تھے اور آپ کے ہاتھ میں مال کو قرار نہ تھا۔ ایک آزاد خیال انسان تھے محکمانہ کاموں میں آپ کی دیانتداری دوسرے اہل کاروں کے لئے ایک مثال تھی اور اکثر آپ کے افسران بالا آپ کی مثال دیگر کارکنوں کو دیتے حقیقتاً آپ کے رنگ ڈھنگ سے یوں لگتا تھا کہ کوئی مہاراجہ اپنی راج دھانی میں راج کر رہا ہے کوئی شہزادہ تخت نشین ہے جو سخاوت قلبی' قلمی سے مالا مال ہے۔

آپ اردو زبان کے شاعر تو نہ تھے لیکن فن شعر کو سمجھنے اور پرکھنے کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے وسیع علم دے رکھا تھا۔ آپ کی مجلس میں مجلس زعفران کی سی کیفیت ہوا کرتی تھی۔

اپنے عقیدہ احمدیت سے آپ کو دلی لگاؤ تھا۔ امامت سے وابستگی آپ کا ہمیشہ ہی جزو ایمان رہا مختلف چندوں کی ادائیگی اور بڑھ چڑھ کر ادائیگی آپ کا شعار تھا۔ سیکرٹری مال کو یاددہانی کی کبھی نوبت نہ آتی تھی۔ اپنے محکمہ کے ماتحت احباب کی عزت آپ کی زندگی کا نصب العین تھا افسران بالا کا احترام محکمانہ طور پر لازم تھا لیکن آپ کی اخلاقی جرات اس قدر عیاں و ظاہر ہوتی کہ آپ کے بالا افسر کبھی بھی آپ پر شاکی نہ ہوئے بلکہ آپ کی ذاتی و خاندانی عزت کے معترف ہوتے۔

بحر علم میں آپ کے ذاتی جوہر قیمتی موتوں کی طرح درخشاں ہوتے۔ اہل علم و اہل خرد حضرات آپ کی محفل سے اٹھنے کا نام نہ لیتے۔ گفتگو سیاسی ہو۔ یا واقفیت عامہ پر یا مذہب و اعتقاد ذاتی پر آپ کا وجود مسعود ہی سب کی توجہ کا مرکز ہوتا۔ یوں لگتا کہ آپ اپنے نورتنوں کی سنگت میں محفل کی روح رواں ہیں اور اس محفل رنگ و بو میں دیگر اہل علم بھی اپنے اپنے جوہر دکھاتے۔

احمدیت سے آپ کو دلی عقیدت تھی۔ عبادات بڑے خشوع سے ادا کرتے سوز و رقت کے ساتھ دعائیں آپ کا معمول تھا۔ بہت سی خوبیوں کے مالک میاں احمد منصور صاحب بہت سے پیار کرنے والوں کو رنج و الم کے وسیع سمندر میں چھوڑ کر رخصت ہوئے۔

1963ء میں بسلسلہ ملازمت آپ کا تعین قائد آباد تھل حالیہ ضلع خوشاب میں ہوا ان دنوں آپ نائب تحصیل دار تھے۔ خاکسار بھی ملازمت کے سلسلہ میں وہاں ہی مقیم تھا مجھے تو ان سے ملنے کا اس وقت تک اتفاق نہ ہوا جب تک کہ ایک تعارفی خط آپ کے والد بزرگوار میاں ناصر علی صاحب کا مجھ کو نہ ملا۔ میں میاں ناصر علی صاحب سے متعارف نہ تھا۔ خدا جانے آپ نے کہاں سے میرے متعلق یہ معلوم کیا کہ میں احمدی ہوں اور قائد آباد میں مقیم ہوں۔ بہرحال وہ مجھے خط لکھنے میں کامیاب ہوئے آپ کے خط کا ایک ایک لفظ مجھ کو اب تک یاد ہے اور نہ ہی وہ بھول جانے کے لائق ہے۔ آپ نے اپنے خط میں جس امر کی طرف بطور خاص میری توجہ دلائی وہ میاں احمد منصور سے ملاقاتیں اور ان کو اپنے ساتھ عبادات و دیگر جماعتی کاموں میں شامل رکھنے کے متعلق تھا۔ بڑا ہی درد بھرا خط تھا۔ خط کے ہر لفظ سے والدین کی محبت اولاد کے نام اور اولاد کے حق میں تاثرات واضح تھے۔ اسی خط کے ذریعہ مجھ کو معلوم ہوا کہ میاں احمد منصور صاحب جو اس وقت نائب تحصیلدار تھے احمدی ہیں اور اس کے بعد میں نے اپنا یہ فرض سمجھا کہ آپ سے ملوں اور آپ کے والد محترم کے جذبات عالی سے آپ کو آگاہ کروں۔ چنانچہ میں آپ کے دولت خانہ پر گیا جو میرے رہائشی مکان کے بالکل قریب ہی تھا۔ دستور کی محفل جمی ہوئی تھی میں بھی علیک سلیک کے بعد شریک محفل ہوا لیکن شریک گفتگو نہ ہوا کچھ دیر کے بعد میاں صاحب کی نگاہ کرم اس خاکسار پر پڑی اور آپ نے میرے حاضر ہونے کی وجہ دریافت کی خاکسار نے فی البدیہہ کہا کہ کسی انتقال اراضی کے سلسلہ میں حاضر نہیں ہوا۔ یہ ایک خط میرے قبضہ میں آچکا ہے آپ خود اسے پڑھ لیں۔ لہٰذا میں نے آپ کے والد محترم کا وہ خط پیش کیا جو آپ نے بغور پڑھا اور مسکراتے ہوئے بڑے دلکش انداز میں فرمایا تو گویا آپ کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ مجھے آپ سنبھالیں۔ میں نے کہا کہ کچھ اسی قسم کی ڈیوٹی بزرگوں نے لگائی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد عبادت عصر کا وقت آگیا تو میں تحصیلدار صاحب کو اپنے کوارٹر پر لے آیا جس کا ایک کمرہ عبادات کے لئے ہی وقف تھا۔ اس میں چٹائیاں بچھی رہتیں اور ہاتھ سے ہلانے والے پنکھے بکھرے رہتے اور روزنامہ الفضل کا پرچہ زیب مکاں ہوتا۔ اس کے بعد ہر روز کا آنا جانا رہا اور چند ہی دنوں میں دوستی اور واقفیت پختہ ہو گئی۔ آپ باقاعدگی سے عبادات میں شامل ہوتے اور دیگر مذہبی اجتماعات میں حصہ لیتے۔ مجھے میاں ناصر علی صاحب کے خط میں جو ہدایات درج تھیں ان پر عمل کرنے کے بعد ان کو خط لکھنے کا موقع ملا اور آپ کو ہر طرح کی تسلی دی۔ آپ میرا خط پڑھ کر بذات خود قائد آباد پہنچے اور مجھ سے ملے اور اپنے فرزند ارجمند سے مفصل حالات سے آگہی حاصل کی۔ ایک دو روز کے قیام کے بعد آپ واپس جھنگ صدر ہوئے۔

1964ء میں جناب میاں احمد منصور صاحب کا تبادلہ قائد آباد سے جڑانوالہ ہوا اور اس کے بعد وہ مختلف مقامات پر اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہے۔ مجھ سے ملاقاتوں کا سلسلہ جلسہ سالانہ ربوہ کے ایام میں ہوتا رہا۔ اور خط و کتابت بھی قائم رہی۔ آپ ایک مخلص اور وفا شعار دوست تھے۔

آپ کے چھوٹے بھائی میاں لطیف احمد صاحب بھی اس دوران پڑھ لکھ کر برسر روزگار ہو گئے اور یہاں ربوہ میں نیشنل سیونگ میں مینجر مقرر ہوئے۔ میں نے اسی دوران ربوہ میں ایک چھوٹا سا رہائشی مکان بنا لیا اور گاؤں سے نقل مکانی کے بعد مستقل رہائش یہاں ہی کر لی۔ میاں لطیف احمد سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتیں اور میاں احمد منصور صاحب اور بزرگوار میاں ناصر علی صاحب اور دیگر لواحقین کے حالات ان کے ذریعہ معلوم ہوتے۔

مختلف مقامات پر اپنے فرائض انجام دینے کے بعد آپ 1980ء میں میانوالی بطور تحصیلدار متعین ہوئے اور جماعت احمدیہ میانوالی سے اپنے قیام کے دوران رابطہ رکھے رہے۔ آپ کا دل بڑا ہی وسیع تھا۔ اور آپ کے حوصلے بلند تھے۔ لیکن یہ وسیع دل اپنی تمام تر وسعتوں کو بھول کر آپ کا ساتھ چھوڑ گیا۔ اور چھ بجے صبح 18 نومبر 1980 کو روح اور جسم کی جدائی عمل میں آئی اور میاں احمد منصور صاحب آنکھ جھپکنے میں اس عالم فنا سے عالم بقا کو روانہ ہوئے۔

تدفین کے لئے آپ کا جسد خاکی میانوالی سے ربوہ لایا گیا اور آپ کو چند گز زمین اس قبرستان میں نصیب ہوئی جس کو اکثر مقبرہ نمبر۱ کا نام دیا جاتا ہے۔ آپ کی وفات کا صدمہ آپ کے بزرگ باپ اور بہن بھائیوں کے علاوہ بہت سے عزیز دوستوں اور محبّوں کو ہوا آپ کی دو بہنیں یہاں ربوہ ہی میں مقیم ہیں بڑی بہن راجہ غلام حسن صاحب کی بیوہ ہیں۔ اور اس سے چھوٹی عزیزم ملک مسعود احمد صاحب خالد ناظر امور عامہ کی رفیق حیات ہیں۔ دونوں بہنیں مجھ سے ملتی رہتی ہیں۔ اور میاں احمد منصور کی یاد رواں دواں ہوتی ہے۔ آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے گو پندرہ سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے لیکن مرنے والے پاک باطن میاں صاحب کی یاد اب بھی اسی طرح دل حزیں میں تازہ ہے۔ آپ کے بھائی لطیف احمد ان دنوں جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور آپ کے بیٹے مختلف محکموں میں برسر روزگار ہیں۔ اور بیٹی بیاہی گئی ہے۔ آپ کی شریک زندگی بیوگی کی زندگی گزار رہی ہے۔ آپ کو پیار کرنے والے آپ کے بزرگ والد سے آپ کی جدائی برداشت نہ ہوئی اور وہ بھی جنت میں آپ سے جا ملے۔ اور یوں ۔

ع "اک قیامت ہے مگر مرگِ جوانی دہر میں" کا تخیل سچا ثابت ہوا۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ میاں صاحب کی بلندی درجات کی دعا فرماویں اور ان کی اولاد کی احمدیت سے وابستگی کے لئے دعا بھی کرتے رہیں اور مغموم بہنوں اور بھائیوں کے لئے صبر جمیل کی استدعا کریں۔

جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہو گا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق' فاجر ہو ظالم ہو وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے (-) لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات؟

اگرچہ ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر مسٹر سیشن نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد اور اپنے ساتھیوں سے گفت و شنید کرکے حکومت کو یہ رپورٹ دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اس وقت انتخابات نہیں کروائے جا سکے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ حکومت چونکہ اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ انتخابات کروائے جائیں۔ اس لئے انہوں نے کسی قدر موخر تو کر دئے ہیں لیکن انتخابات کا خیال نہیں چھوڑا۔ اب وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال مارچ میں انتخاب کروائے جائیں گے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں مقبوضہ کشمیر کی سب بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں انتخاب کروائے جانے کے خلاف ہیں۔ ان کہنا ہے کہ ہمارے علاقے کا حل انتخاب نہیں۔ بلکہ حق خود ارادیت ہے۔ ہمیں حق خود ارادیت مل جائے اور اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے کہ حکومت کیسی ہونی چاہئے اور پھر موقعہ کی مناسبت سے انتخابات کروائے جائیں گے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ کہ وزیراعظم نرسیمارا و انتخابات کروانے پر تلے ہوئے ہیں اور اگلے مارچ میں حالات چاہے کیسے ہی ہوں انتخابات ہو کر رہیں گے۔ وہاں گورنر راج کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ اور انتخاب کے بغیر گورنر راج ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر اس کی زائد منظوری لینی ہو تو قانون میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔

○○○

الجزائر کے انتخابات

الجزائر میں چار سال کے بعد صدارت کے انتخابات ہوئے حکومت کا کہنا ہے کہ بہت زیادہ تعداد میں لوگوں نے انتخابات میں حصہ لیا۔ اگرچہ مزاحمتی گروپوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ خاص طور پر اسلامک فرنٹ نے جو سب سے بڑی مخالف اور مزاحمتی پارٹی ہے۔

گذشتہ چار سال میں جب سے اسلامک فرنٹ کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ ہزاروں افراد ملک کے مختلف علاقوں میں ہلاک ہو چکے ہیں ان میں حکومت کے افراد بھی موجود ہیں اور عوام الناس بھی بعض ایسے لوگ بھی ان میں شامل ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اسلامک فرنٹ کے خلاف حکومت کو رپورٹیں بہم پہنچاتے تھے۔ جس وقت اسلامک فرنٹ کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت ایسا لگتا تھا کہ اسلامک فرنٹ انتخابات جیت گیا ہے اور چونکہ خطرہ یہ تھا کہ اسلامک فرنٹ کے اقتدار میں آجانے کے بعد وہاں اسلامی حکومت بن جائے گی۔ اور شرعی قوانین نافذ ہو جائیں گے۔ اس لئے حکومت نے ان انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا اور اسلامک فرنٹ کو غیر قانونی۔ اس وقت سے یہ جھگڑا چل رہا ہے اگرچہ حکومت کہتی ہے کہ اب انتخابات کے بعد یہ جھگڑا کم ہو جائے گا لیکن تجزیہ نگاروں کے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ اسلامک فرنٹ پہلے سے بھی زیادہ جذبے کے ساتھ حکومت کی مخالفت کرے گا اور اس مخالفت کے نتیجہ میں پہلے سے زیادہ افراد ہلاک ہوں گے۔

○○○

سلمان رشدی

1989ء میں خمینی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اپنی کتاب سیٹینک ورسز کی اشاعت کے نتیجہ میں سلمان رشدی قتل کو کر دیا جانا چاہئے۔ چنانچہ 1989ء سے اب تک سلمان رشدی چھپ چھپا کر اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کے چھپنے چھپانے پر جو رقم خرچ آرہی ہے وہ لاکھوں پونڈ ہے اور برطانیہ کی حکومت یہ خرچ برداشت کر رہی ہے۔ اب کچھ دیر سے رشدی نے باہر آنا شروع کیا ہے اگرچہ اس کے باہر آنے کے لئے بھی بہت زیادہ احتیاط کی جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک کتاب میلے میں اپنی نئی کتاب کا تعارف کروانے کے لئے وہ چلی گیا تھا لیکن چلی کی حکومت نے اسے تقریر نہیں کرنے دی۔ جب رشدی نے اس پر برہمی کا اظہار کیا تو چلی کی حکومت نے بتایا کہ اس کو قتل کرنے کی بہت سی دھمکیاں مل رہی تھیں اور پولیس کے مشورے کے مطابق اسے تقریر سے روکا گیا ہے۔ اگرچہ رشدی نے یہ موقف تسلیم تو کر لیا لیکن چلی سے واپس جانے سے قبل ایک پریس کانفرنس بلائی اور اس میں اپنا موقف بیان کیا۔ غالباً اس نے اپنی نئی کتاب کا تعارف بھی کروایا اور متعدد حکومتوں سے یہ بھی کہا کہ وہ فتویٰ کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس فتویٰ کو منسوخ کروانے کی کوشش کریں۔

○○○

نائیجیریا کا کردار

جب سے دولت مشترکہ نے نائیجیریا کی ممبر شپ معطل کی ہے اباچا جو وہاں کے فوجی فرمانروا ہیں نے کئی دفعہ برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اپنی دو سالہ حکومت کے جشن کے موقعہ پر انہوں نے بیرونی نامہ نگاروں کو خاص طور پر مطعون کیا کہ وہ نائیجیریا کے متعلق غلط خبریں شائع کرتے ہیں۔ اور نائیجیریا کے متعلق یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہاں کے لوگ چور اور جھوٹے ہیں حالانکہ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ انہوں نے ایک کتاب کا ذکر کیا جس کے لئے وہاں موجود لوگوں نے 25 لاکھ پونڈ چندے کے طور پر دینے کا وعدہ کیا۔ یہ کتاب نائیجیریا کے کردار کے متعلق ہو گی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا نام ہو گا۔ ہمارا یہ کردار نہیں ہے۔ یعنی جو کچھ بیرونی دنیا نائیجیریا کے متعلق کہتی ہے اس کی تردید کرنے کے لئے یہ کتاب شائع کی جارہی ہے لیکن ایک سابق صدر شوناگم نے کہا کہ نائیجیریا کو بہت کچھ اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ لوگ اس کے متعلق بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نائیجیریا کا کردار بہت صاف اور شفاف ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ نائیجیریا اپنے آپ کو درست کرے۔

صوفی محمد اسحاق

مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم

بڑے ہی بوجھل دل کے ساتھ خاکسار اپنے دلی دوست اور سمدھی مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم آف سمن آباد لاہور کا ذکر خیر کر رہا ہے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ بہت ہنس مکھ، خوش خصال اور خوش پوش و خوش مزاج انسان تھے۔ آپ کی باتوں میں ادبی چاشنی ہوتی اور بسا اوقات آپ بہت ہی برمحل اور نہایت ہی خوبصورت شعر کہہ کر مجلس کا لطف دوبالا کر دیا کرتے تھے۔

میرا ان سے پہلا تعارف 1960ء میں اس وقت ہوا جب خاکسار تحریک جدید کی طرف سے ایک خصوصی مشن پر لاہور گیا۔ یہ مشن تحریک جدید کے چندہ کی غیر تسلی بخش وصولی تھی جبکہ مالی سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے تھے۔ ملک صاحب ان دنوں چوبرجی کوارٹرز میں رہائش پذیر تھے اور سیکرٹری مال یا شاید سیکرٹری تحریک جدید تھے۔ میں نے جب ان کے سامنے اپنا مشن بیان کیا تو آپ نے دل و جان سے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ بس اس وقت سے آپ کو میرے ساتھ ایک قلبی لگاؤ اور تعلق ہو گیا جو سال ہا سال نہ صرف قائم رہا بلکہ بالآخر قرابت داری میں تبدیل ہو کر رہا۔

میرے پہلے تعارف سے تقریباً 22 سال تک آپ کے ساتھ محبت اور دوستی کا رشتہ پروان چڑھتا رہا حتیٰ کہ 1983ء کے ابتداء میں آپ نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے منجھلے بیٹے عزیزم محمد الیاس بشیر آف نیشنل بینک ربوہ کو اپنی دامادی میں لینا چاہتا ہوں اور کہا کہ میں اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی عزیزہ منصورہ ملک سے اس کا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔

آج تقریباً 13۔ سال سے یہ بچی ہماری بہو ہے۔ خدا نے ہمیں پہلا پوتا اس نیک بچی کے بطن سے عطا کیا۔ بچی ہم سے پوری طرح محبت کرتی ہے اور بہت ہی اطاعت شعار ہے۔ اس بچے کا نام جب حضرت صاحب کی طرف سے محمد یحییٰ مبشر ہمیں موصول ہوا تو مکرم ملک صاحب کو بہت ہی خوشی ہوئی۔

مکرم ملک صاحب بہت ہی محبت کرنے والے انسان تھے۔ نہایت درجہ مہمان نواز اور خلیق تھے۔ جماعت سے دلی وابستگی اور سچا قلبی تعلق اس قدر تھا کہ موت سے پہلے اپنے دونوں بچوں عزیزم عبدالحفیظ اور عبدالسمیع کو بار بار یہی تاکید کرتے تھے کہ بیٹا جماعت سے ہمیشہ پختہ تعلق قائم رکھنا۔

مکرم ملک صاحب نے حکومت پاکستان کے متعدد سرکاری محکموں میں نمایاں معزز خدمات سر انجام دیں۔ ایک وقت میں آپ سارے مغربی پاکستان کے الیکشن کمیشن کے سیکرٹری تھے پھر آپ حکومت کے محکمہ خوراک میں متعین ہوئے بعد ازاں آپ حکومت کے محکمہ بلدیات کے ماتحت پہلے گوجرانوالہ کارپوریشن کے چیف آفیسر لگے اور پھر فیصل آباد میونسپل کارپوریشن کے چیف آفیسر رہے اور اغلباً یہاں سے ہی بطور فرسٹ کلاس گزیٹڈ آفیسر ریٹائر ہوئے۔

آپ چونکہ بہت مہمان نواز تھے اس لئے رہٹائرمنٹ کے بعد جب آپ مستقل طور پر سمن آباد میں پونچھ روڈ پر واقع سبز کوٹھیوں میں سے ایک کو خرید کر اس میں آباد ہو گئے۔ تو آپ کو جماعت سمن آباد لاہور نے اپنا سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری ضیافت منتخب کر لیا جن دو عہدوں کو آپ نے بڑی خوبی کے ساتھ تادم واپسیں نبھایا۔

مکرم ملک صاحب نہایت ہی خوش خصال اور خوش مذاق آدمی تھے لطیف طنز و مزاح آپ کا شیوہ تھا اور جس مجلس میں بھی آپ ہوتے اپنے عمدہ لطائف اور برموقعہ اشعار سے مجلس کی رونق بڑھا دیا کرتے تھے۔ آپ کے کلام میں ادبی چاشنی بہت تھی۔

مربیان جماعت کی آپ کے دل میں بہت قدر تھی اور امام وقت سے آپ کا گہرا رابطہ تھا اور اکثر و بیشتر آپ حضرت صاحب سے خط و کتابت کرتے رہتے تھے اور حضرت صاحب کی طرف سے بھی آپ کو جوابات موصول ہوتے رہتے تھے۔

ہر قسم کے جماعتی چندوں میں آپ دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے اور اپنی وفات سے قبل نہ صرف اپنا پورا چندہ وصیت ادا کر دیا ہوا تھا بلکہ حصہ جائیداد بھی مکمل ادا کر چکے تھے۔

ملک صاحب اس لحاظ سے بڑے خوش قسمت تھے کہ آپ کی وفات کے موقعہ پر آپ کے سب بیٹے اور بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور دیگر اقارب سب موجود تھے اور ان کے جنازہ اور تدفین میں شریک تھے جو ربوہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔
ان کی ایک خواہش یہ تھی کہ میں ان کا جنازہ خود پڑھاؤں چنانچہ 29۔ اکتوبر کو بیت مبارک میں بعد عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے یہ اعلان کیا کہ ملک صاحب کا جنازہ صوفی محمد اسحاق صاحب پڑھائیں گے چنانچہ خاکسار نے جنازہ پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 4

(B) **انڈس سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹکچر** یہاں پر آرکیٹکچر۔ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ۔ پینٹنگ۔ پرنٹ میکنگ۔ گرافک ڈیزائن اور Sculpture وغیرہ میں داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان ہو گا۔

(C) **ناہید رضا سٹوڈیو آف آرٹ** یہاں پر فائن آرٹس گرافک ڈیزائن۔ ٹیکسٹائل ڈیزائن Sculpture وغیرہ میں چار سالہ ڈپلومہ اور دو سالہ سرٹیفکیٹ اور مختلف مختصر مدت کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک Aptitude ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(D) **سنٹرل سکول آف آرٹس اینڈ گرافکس** یہ ادارہ سندھ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے الحاق شدہ ہے۔ یہاں پر فائن آرٹس' گرافکس' ٹیکسٹائل اور سرامکس میں چار سالہ ڈپلومہ دو سالہ سرٹیفکیٹ کروایا جاتا ہے۔ داخلہ سے قبل ایک Aptitude ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔

(E) **مشکور رضا آرٹ سکول** یہاں پر فائن و کمرشل آرٹس میں دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ چھ ماہ دورانیہ کا پینٹنگ اور گرافک ڈیزائن میں بھی کورس کروایا جاتا ہے۔

(3) **پشاور** پشاور یونیورسٹی میں فائن آرٹس میں تین سالہ ڈگری BFA اور ایک سالہ ڈگری MFA آفر کی جاتی ہے۔ دوران تعلیم پینٹنگ' کمرشل آرٹ' ڈیزائن' فوٹو گرافی' Sculpture' وڈ ورک' میٹل ورک' کیلی گرافی' Caricature' سیرامکس' انٹیریئر ڈیکوریشن' سٹیج ڈیزائن جیسے مضامین میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈیزائن۔ ایڈورٹائزنگ۔ پبلسٹی ڈیزائن۔ پینٹنگ وغیرہ جیسے مضامین میں Specialization بھی کروائی جاتی ہے۔

(4) **سندھ** سندھ یونیورسٹی۔ جامشورو میں دو سالہ ایم اے (فائن آرٹس) کروایا جاتا ہے ایم اے فائن آرٹس میں داخلہ کے لئے B.A میں فائن آرٹس اختیاری شرط ہے۔

(5) **بلوچستان** بلوچستان یونیورسٹی۔ کوئٹہ میں بھی فائن آرٹس کا شعبہ قائم ہے جس میں مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔

(6) اس کے علاوہ گورنمنٹ نے پاکستان کے جنوبی حصہ کو فائن آرٹس جیسے مضمون سے روشناس کروانے کے لئے جامشورو میں فیڈرل کالج آف آرٹس اینڈ ڈیزائن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سندھ میں رہنے والے طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(7) اس کے علاوہ پاکستان کے دوسرے شہروں میں بھی فائن آرٹس اور اس سے متعلقہ مضامین میں مختصر دورانیہ کے مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔ طلبہ سے درخواست ہے کہ ان سے بھرپور استفادہ کریں۔

بقیہ صفحہ 1

تفصیل کے ساتھ ہمت نہیں پڑتی۔
ان دعا کرنے والوں کو وہ تفصیل جو (کلام الٰہی) نے ہمارے سامنے ایک تاریخ کی صورت میں کھول کر رکھ دی ہے۔ اس تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ یہ دعا مانگنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ پس (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی شدید ضرورت ہے کہ مدد مانگی جائے کہ اتنی اتنی ہمیں دعا سکھا' اتنی اتنی دعا مانگنے کی توفیق عطا فرما جو تیری مدد سے آسان ہوتی چلی جائے اور طبعاً سچائی کے ساتھ دل سے اٹھے نہ کہ بناوٹ کے ساتھ ہونٹوں سے نکلے۔"

(الفضل 23۔ مئی 1992ء)

آپ کا خط ملا

○ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے لکھتے ہیں

نصرت جہاں اکیڈمی کے میگزین کا آپ نے بہت شاندار انداز میں تعارف کروایا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔ تھوڑی سی تصحیح کے لئے تکلیف دینا چاہتا ہوں امید ہے کہ جلد درستی فرمادیں گے۔
الفضل میں 'مدیر منتظم عبدالصمد قریشی کی جگہ غلطی سے عبدالحمید قریشی لکھا گیا ہے۔ اور اسی طرح مجلس ادارت میں قاسم اسلام کی جگہ طارق اسلام براہ مہربانی تصحیح فرمادیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ذکاء الدین صاحب ولد ضیاء الدین دارالعلوم غربی اپنے اہل خانہ کے ہمراہ مورخہ 95-11-15 کو ربوہ سے فیصل آباد جا رہے تھے راستہ میں ان کی کار کو شدید حادثہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے انہیں اور ان کی اہلیہ نصیرہ ذکی صاحبہ اور بچی کو شدید زخمی حالت میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا گیا۔ بروقت طبی امداد مل جانے سے اب ان کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ ان سب کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ بوجہ پیرانہ سالی ضعف اور نقاہت کا شکار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام (سابقہ) سیدہ فاطمہ کی بجائے سیدہ قانتہ ثناء رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اس نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
سیدہ قانتہ ثناء A-2/6 دارالرحمت غربی ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

اہم اعلان

○ آسٹریلین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ نے تعلیمی سال 1996 میں آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ADCOS سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں سکالرشپ دو کیٹیگریز میں دیا جائے گا اور کل سکالرشپ کا نصف طالبات کے لئے مختص ہے۔

(1) **میرٹ ایوارڈ**۔ یہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا۔ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

(2) **ایکوئٹی ایوارڈ**۔ یہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا۔ جو انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

اہلیت: (1) وہ طلباء و طالبات جو ان وظائف کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں۔ ان کا سابقہ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہونا چاہئے۔ (2) ایسے طلبہ نے اس سے قبل بیرون ملک تعلیم حاصل نہ کی ہو۔ (3) پوسٹ گریجوایٹ سٹڈیز میں داخلہ لینے والوں میں سے ان کو فوقیت دی جائے گی۔ جنہوں نے گریجوایٹ ڈپلومہ یا ماسٹرز پروگرام مکمل کیا ہو (4) زیادہ سے زیادہ عمر 36 ہو۔ (5) TOEFL یا IELTS کا امتحان دیا ہو۔

اس کے علاوہ میں دوسری شرائط بھی ہیں جن کا تفصیلی مطالعہ روزنامہ "News" مورخہ 95-11-4 کے شمارے میں کیا جا سکتا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7۔ جنوری 96ء مقرر ہے۔

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے سال 1995ء کے تعلیمی سیشن میں B.Sc یا M.Sc میں داخلہ لیا ہو یا پھر 31 دسمبر 95ء تک ان میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں ان طلباء و طالبات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پریذیڈنٹس ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دیتی ہے۔

B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین اختیار کرنے والے اس سکالرشپ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ فزکس' کیمسٹری۔ میتھ۔ بیالوجی۔ شماریات۔ اکنامکس۔ کمپیوٹر سائنس۔

شرائط:۔ ایم ایس سی میں سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں کسی ایک میں داخلہ ضروری ہے۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ اکنامکس۔ شماریات۔ بیالوجی۔ زوآلوجی۔ باٹنی۔ مائیکرو بیالوجی۔ کمپیوٹر سائنس۔ بائیو کیمسٹری اور فزیالوجی۔

طلباء و طالبات نے گزشتہ تمام تعلیمی سالوں میں فرسٹ کلاس حاصل کی ہو۔ سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بارہ میں مزید معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا اعلان

برائے داخلہ بہار سمیسٹر 96ء

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل پروگرامز کے تحت داخلہ جات کا اعلان کیا ہے۔ (1) ایم فل پروگرام (2) پوسٹ گریجوایٹ پروگرام (3) ایم اے۔ ایم ایڈ پروگرام (4) بی ایڈ پروگرام (5) ڈگری پروگرام (6) انٹرمیڈیٹ پروگرام (7) ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل پروگرام (8) زرعی کورسز (9) میٹرک پروگرام (صرف خواتین کے لئے) (10) اللسان العربی (ابتدائی عربی کورس) (11) تدریب المعلمین (عربی پروگرام) (12) سرٹیفکیٹ ان لائبریرین شپ ان تمام پروگرامز کے تحت ہر کورس کے کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔ دسمبر 95ء ہے اور 100 روپے لیٹ فیس کے ساتھ آخری تاریخ 17۔ دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "نوائے وقت" 95-11-2 ملاحظہ فرمادیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 22- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ پولیس نے پنجاب بھر میں سپاہ صحابہ (سنی) سپاہ محمد (شیعہ) اور تحریک جعفریہ کے سینکڑوں رہنما اور کارکن گرفتار کر لئے ہیں۔ رات گئے تک مسلسل چھاپے مارے جا رہے تھے۔ زیادہ تر افراد کو تین ماہ کے لئے نظر بند کیا گیا ہے۔ سپاہ صحابہ کے قائدین مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور مولانا اعظم طارق ایم این اے کو لاہور پولیس نے گذشتہ روز گرفتار کیا۔ مولانا فاروقی کو شاہ نواز پیرزادہ کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ تحریک جعفریہ پنجاب کے صدر قاضی غلام مرتضیٰ' سابق ایم این اے امان اللہ سیال' سپاہ صحابہ کے مولانا سلطان محمود ضیاء' جے یو آئی کے قاری نذیر اور سپاہ صحابہ کے ذوالقرنین مہدی بھی گرفتار شدگان میں شامل ہیں۔ بعض علماء کو مزاحمت کرنے پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ قاری صادق کی رہائش گاہ کے دروازے توڑ کر ان کی گرفتاری کی گئی۔ الزام عائد کیا گیا ہے کہ ان کے گھر والوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مدرسے کے طلباء پر بھی تشدد کیا گیا۔ راولپنڈی' ہارون آباد' فورٹ عباس' بہاولنگر' تحصیل نور پور چشتیاں' چنیوٹ' جھنگ' شیخوپورہ' سرگودھا اور ساہیوال سمیت متعدد شہروں میں علماء کا آپریشن کلین اپ کیا گیا اور ہر مکتبہ فکر کے بڑے بڑے علماء کو گرفتار کیا گیا ہے۔

○ پنجاب میں حالیہ گرفتاریوں کا فیصلہ اتوار کی شب گورنر ہاؤس میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا۔ جس کے بعد صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو فیکس پر پیغام ارسال کیا گیا جس میں کہا گیا کہ فرقہ وارانہ سرگرمیوں میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کر لیا جائے چاہے ان کا تعلق کسی بھی دینی یا مذہبی جماعت سے ہو۔ ایسے تمام عناصر کو سات سے نو دن کے لئے گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ گورنر پنجاب نے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ہدایت کی کہ نظر بندی کی مہم میں سیاسی رنگ نہ آنے دیا جائے اور نہ ہی کسی کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جائے تاہم ان گرفتاریوں کا تعلق مصری سفارت خانے کی تباہی سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔

○ سپاہ محمد کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے 78 عہدیدار اور کارکن گرفتار کئے گئے ہیں۔

○ سپاہ محمد کے لیڈروں نے الزام لگایا ہے کہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور اعظم طارق کی گرفتاری ایران سے معاہدے کا حصہ ہے۔ انہوں نے حکومت پر یکطرفہ ٹریفک کا الزام لگایا اور کہا کہ شہر میں کئی شیعہ رہنما موجود ہیں مگر انہیں گرفتار نہیں کیا جاتا۔ یہ گرفتاریاں امن و امان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن جائیں گی۔ سپاہ صحابہ جو مشن لے کر آئی ہے اسے ظلم و تشدد سے نہیں دبایا جا سکتا۔

○ تحریک جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ سید ساجد نقوی نے پنجاب میں تحریک جعفریہ کے عہدیداروں اور کارکنوں کی اندھا دھند گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے حکومت احمقانہ اقدامات کر رہی ہے۔ ہم حساب لیں گے۔ انہوں نے اپنے کارکنوں سے کہا کہ وہ قانون شکنی نہ کریں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تحریک جعفریہ نے فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے تاریخی خدمات سرانجام دی ہیں۔ حکومت مذہبی دہشت گردی اور فرقہ وارانہ قتل و غارت کے مرتکب گروہوں کے سرغنہ کو اپنے پہلو میں بٹھا کر ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہی۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے سینٹ میں کہا ہے کہ اسلام آباد کی فیصل مسجد کے سایہ میں قائم بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی دہشت گردی کا گڑھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے فرقہ واریت کو روکنے کے لئے گرفتاریوں کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مذہبی جماعتوں کے ساتھ نرمی برتی مگر گذشتہ دو ماہ کے دوران مذہبی جماعتوں کے تصادم میں کئی ہلاکتیں ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ رمزی یوسف اور دیگر مجرم اسلامک یونیورسٹی کا حصہ رہے ہیں اس وقت بھی وہاں کئی مفرور مجرم موجود ہیں۔ وزیر داخلہ کے اس بیان پر سینٹ میں ہنگامہ ہو گیا۔

○ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ کا یونیورسٹی کے بارے میں الزام غلط ہے۔ انہوں نے غیر ذمہ دارانہ تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے صدر لغاری سے معاملات کی چھان بین کرنے کو کہا ہے۔

○ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے سینکڑوں طلبہ طالبات نے وزیر داخلہ کی طرف سے اسلامی یونیورسٹی کو دہشت گردی کا گڑھ قرار دیئے جانے کے خلاف پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ اور ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ وزیر محنت مسٹر اکبر لاسی نے باہر آ کر طلباء سے ملاقات کی اور ان کو یقین دلایا کہ حکومت کا یونیورسٹی بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اس پر طلباء منتشر ہو گئے اس سے قبل طلبہ نے حکومت کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی اور کہا کہ اگر غیر ملکی اشارے پر یونیورسٹی بند کرنے کی کوشش کی گئی تو پارلیمنٹ ہاؤس کا گھیراؤ کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے لاڑکانہ میں اپنے بھائی شاہنواز بھٹو مرحوم کی 37 ویں سالگرہ پر اپنے آبائی قبرستان میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور پھولوں کی چادر چڑھا کر قرآن خوانی کی۔

○ پنجاب اور لاہور میں دوسرے روز بھی ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام رہا۔ بین الاضلاعی روٹوں پر جزوی بسیں چلیں ٹرانسپورٹروں کے اعلیٰ حکام کے ساتھ مذاکرات ناکام ہو گئے ہڑتالیوں نے کہا ہے کہ صدر مملکت کی لاہور آمد پر گاڑیوں کی چابیاں انہیں پیش کر دی جائیں گی۔ ریلوے اسٹیشن پر بھوک ہڑتال کیمپ لگانے کا بھی اعلان کیا گیا۔ لوکل ٹرانسپورٹ کے حکومت سے مذاکرات کی ناکامی کے باوجود ٹرانسپورٹ فیڈریشن کے حکومت سے مذاکرات کامیاب رہے۔ شاہدرہ اور دیگر مقامات پر ڈرائیوروں کی طرف سے بسوں کو زبردستی روکنے پتھراؤ کرنے اور ٹائر جلانے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔

○ ربوہ کے قریب دریائے چناب کے پل سے تھوڑا پہلے سرگودھا سے فیصل آباد جانے والی جی ٹی ایس کی ایک بس کھڈ میں گر جانے سے 9- مسافر ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ ہسپتالوں میں گیارہ زخمیوں کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے اگر ان کی جماعت پر پابندی لگی تو ہر کارکن ڈٹ جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت امت کے خلاف آلہ کار بن گئی ہے۔ جنرل بابر امریکی حکومت کے بولڈ ترجمان بن گئے ہیں۔ اسلامی خیالات کے لوگوں کے خلاف خوف پیدا کیا جا رہا ہے۔

○ قاہرہ میں عسکریت پسند گروپ نے پاکستان میں مزید حملوں کی دھمکی دی ہے اور پاکستان کو کہا ہے کہ وہ مصر کے ساتھ انتہا پسندوں پر چھاپے مارنے کے سلسلے میں تعاون سے باز آ جائے۔

○ جنوبی افریقہ نے پاکستان کو جنگی سازوسامان دینے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ بنیاد پرستی سے بیزاری کا اعلان آئین کے مطابق "غداری" ہے۔ پاکستان کی بنیاد ہی بنیاد پرستی ہے۔

روزنامہ الفضل کے 11- نومبر 95ء کے شمارہ میں "ہماری تاریخ" حضرت مولوی شیر علی صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مکتوب ہے جو آپ نے انگلستان سے الفضل کو ارسال کیا تھا۔

(ادارہ)

ضرورت لیڈی ٹیچر برائے ریاضی
ہیون ہاؤس سکول نرسری تا ششم انگلش میڈیم واقع دارالصدر غربی (حلقہ اقصیٰ) میں ریاضی کی ٹیچر کی آسامی خالی ہے۔ اپنی درخواست اور سندات کے ساتھ صبح 9 تا 12 بجے انٹرویو کیلئے تشریف لائیں پرنسپل
فون: 211039

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی تھوک اور پرچون ریٹ پر 35- دارالفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

ہومیو ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد
اب مستقل ربوہ میں
صبح 9 بجے تا 2 بجے دوپہر
شام 4 بجے تا 8 بجے رات
کلینک پر بیٹھیں گے
المنیب پولی کلینک نظام مارکیٹ
گولبازار ربوہ

بیماری تو مجبوری ہے اف بیماری بدپرہیزی
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
ہمدردانہ مشورہ کریں
کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار - ربوہ
فون 04524-212434

نور کاجل	نور ابٹنہ	نور آملہ	خورشید ہیئر آئل	تابانی لوشن	خورشید یونانی دواخانہ
8/-	15/-	15/-	60/-	15/-	گولبازار ربوہ فون: 04524-211538